اَلتَّكَشُّف

عَنْ مُهِمَّاتِ التَّصَوُّف

تصوف کے سینکڑوں دقیق مسائل کا قرآن وحدیث سے استنباط

حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج احادیث
حضرت مولانا محمد عفان منصورپوری مدظلہ

مجموعہ رسائل

اَلتُّقٰی فِیْ اَحْکَامِ الرُّقٰی

اَوْرَادِ رَحْمَانِی

اَلْفُتُوْح فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِالرُّوْحِ

حَقِیْقَةُ الطَّرِیْقَةِ مِنَ السُّنَّةِ الْاَنِیْقَةِ

تَائِیْدُ الْحَقِیْقَةِ بِالْاٰیَاتِ الْعَتِیْقَةِ

عِرْفَانِ حَافِظ

اَلنِّکَتُ الدَّقِیْقَةِ مِمَّا یَتَعَلَّقُ بِالْحَقِیْقَةِ

جیسے نایاب رسائل کا مجموعہ پہلی مرتبہ
جدید ترتیب وتخریج
کے ساتھ

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

۲۶۸-متفرقات، بیعت طریقت

عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وحوله عصابة من اصحابه. "بایعونی علیٰ ان لاتشرکوا بالله ولا تسرقوا". الحدیث (متفق علیه[1])

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردا گرد آپ کے صحابہ کی ایک جماعت تھی اس وقت آپ نے فرمایا کہ: "تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرلو کہ تم شرک نہ کروگے اور چوری نہ کروگے"۔ آخر حدیث تک۔

ف: حدیث میں تصریح ہے کہ جن لوگوں ں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کا ارادہ فرمایا وہ صحابہ تھے، اس سے ثابت ہوا کہ علاوہ بیعت اسلام و جہاد کے ترک معاصی والتزام طاعات کے لئے بھی بیعت ہوتی تھی، یہی بیعت اسلام بیعت طریقت ہے جو صوفیاء میں معمول ہے، پس اس کا انکار ناواقفی ہے۔

۲۶۹-قول، تسمیہ جہاد نفس بہ جہاد اکبر

(نفس سے جہاد کو جہادِ اکبر کہنا)

عن فضالة الکامل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "المجاهد من جاهد لنفسهٖ فی طاعة الله". الحدیث (رواه البیهقی فی شعب الایمان[2])

ترجمہ: حضرت فضالہ کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔"

ف: مجاہدۂ نفس کو بزرگوں کے ملفوظات میں جہادِ اکبر کہا گیا ہے، اس حدیث سے اس کا اثبات ہوتا ہے، کیوں کہ اس قسم کی ترکیب: **المجاهد** الخ جس سے ظاہراً حصر جنس مستفاد ہوتا

---

[1] بخاری: الایمان، باب (بلاترجمة) رقم: ۱۸، مسلم: الحدود، الحدود کفارات لأهلها. رقم: ۴۱ (۱۷۰۹) ترمذی: الحدود، الحدود کفارة لأهلها. رقم: ۱۴۳۹ وقال: حسن صحیح، نسائی: البیعة، من وفی بما بیع علیه. رقم: ۴۲۱۵. [2] رواه البیهقی فی شعب الایمان: باب فی أن یحب المسلم لأخیه مایحب لنفسه ۷/۴۹۹. رقم: ۱۱۱۲۳.

ہے حصر کمال کے لئے مستعمل ہے، کمالا یخفی علی اہل العلم، پس معنی یہ ہوئے کہ مجاہد کامل مجاہد نفس ہے، تو ظاہر بات ہوئی کہ جہاد کامل جہاد نفس ہے اور کامل اور اکبر کے ایک ہی معنی ہیں۔

۲۷۰- مسئلہ، عدم منافات وسوسہ و کمال را

(وسوسہ اور کمال میں منافات نہیں)

عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضھم یوسوس، قال عثمان: وکنت منھم فبینما انا جالس مر علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم فلم اشعر بہ، فاشتکیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیٰ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ثم اقبلا حتی سلما علی جمیعاً وقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ماحملک ان لاترد علیٰ اخیک عمر سلامہ؟ قلت: مافعلت، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: بلیٰ واللہ لقد فعلت، قال: قلت: واللہ ماشعرت انک مررت ولاسلمت، قال ابوبکر: صدق عثمان، قد شغلک عن ذٰلک امر، فقلت: اجل، قال: ماھو؟ قلت: توفی اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان نسألہ عن نجاۃ ھٰذا الامر. الحدیث (رواہ أحمد[1])

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بہت سے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے زمانہ میں بہت ہی مغموم ہوئے یہاں تک کہ بعضوں کو کچھ وسوسے ہونے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان ہی میں سے تھا، پس میں ایک بار بیٹھا ہوا تھا، اس اثناء میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میرے پاس کو گزر ہوا اور سلام کیا مگر مجھ کو (اصلاً) خبر نہ ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی شکایت کی، پھر دونوں حضرات تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں نے سلام کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا کہ کیا باعث ہے تم نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا؟ میں نے کہا کہ نہیں میں نے ایسا نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں نہیں، واللہ آپ نے ایسا کیا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ مجھ کو نہ آپ کے گزرنے کی خبر ہوئی اور نہ سلام کی خبر ہوئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

[1] مسند أحمد ۱/ ۶. رجالہ ثقات.